پی ایچ ڈی کے مقالہ کا موضوع نمبر:1

خواتین و حضرات !آج میں جس تحقیقی موضوع کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ ہے **" دولابی نظریہِ تاریخ کا اسلامی تصورِ تاریخ کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ "**۔یہ موضوع پی ایچ ڈی مقالہ کے لیے موزوں ہے۔یہ بہت دلچسپ، انتہائی علمی و فکری اور Productive قسم کا موضوع ہے۔اگر کوئی ساتھی اس پر کام کرے گا تو ایک طرف اس کی فلسفہ تاریخ پرGrip ہو جائے گی اور دوسری جانب قرآنیات پر اس کا تخصص ہو جائے گی۔

آیئے پہلے سمجھ لیتے ہیں کہ تاریخ کا دولابی نظریہ سے مراد کیا ہے؟دولابہ اصل میں رہٹ کو کہتے ہیں۔بیل رہٹ چلاتے ہیں اور گول گول گھومتے رہتے ہیں۔کوئی بھی شخص ان کے گول گھومنے کے عمل کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ اس گولائی کا نقطہ آغاز کیا ہے اور اس کا نقطہ اختتام کیا ہے۔کیونکہ گولائی کا کوئی ابتدائی یا اختتامی نقطہ نہیں ہوتا ہے۔

دولابی نظریہ تاریخ کا مطلب یہ ہے کہ تاریخ کا نہ تو کوئی نقطہ آغاز ہے نہ ہی اس کا کوئی نقطہ اختتام ہے۔Historyکا Processایک گول دائرے کی طرح چلتا ہے۔جس طرح گول دائرے کا کوئیStarting Point نہیں ہوتا، نہ ہی اس کا کوئی Ending Pointہوتا ہے اسی طرح تاریخ بھی ایک Circleکی طرح گھومتی رہتی ہے۔

اس کو باقاعدہ ایک فلسفے کے طور پرItalian Thinkerویچو (Vico) نے پیش کیا تھا۔

ویچو نے لکھا ہے کہ ہر قوم ایک دائرے میں چکر لگاتی ہے۔اس کا آغاز بربریت یا بہادری سے ہوتا ہے اور پھر وہ تہذیبPerfection تک جا پہنچتی ہے۔عروج پہنچنے کے بعد وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔اس طرح وہ اسی جگہ واپس آ کھڑی ہوتی ہے جس جگہ سے اس کی ابتدا ہوئی تھی۔اس طرح تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی ہے۔

چلیں اس کو ذرا آسان طریقے سے سمجھتے ہیں۔

جو لوگ اس نظریے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر تہذیب کی ابتدا بربریت کے عہد سے ہوتی ہے۔اس بربریت کے زمانے میں کسی قوم میں پنچایت کا نظام موجود ہوتا ہے۔ایسی وحشی قوم جب بھوک اور افلاس سے فاقے کاٹنے پر مجبور ہو جاتی ہے تب اپنی بقا کے لیے یہ دوسری قوم پر حملہ کرتی ہے اور اس دوسری قوم کے اموال اور وسائل پر قبضہ کر لیتی ہے۔اس فاتح قوم کا سردار فوجی قیادت بن کر حکمران بن جاتا ہے۔یوں بربریت سے بادشاہت کا دور شروع ہو جاتا ہے۔بادشاہ خوب عیاشی کرتے ہیں اور اپنی قوم کے مال پر ہر قسم کی اسائش کو Enjoy کرتے ہیں۔ ٹیکس لگاتے ہیں، عوام کی املاک پر قبضہ کرتے ہیں اور لوگوں کا جینا دو بھر کر دیتے ہیں۔اس کےResult میں عوام بغاوت اور سرکشی پر اتر آتی ہے اور پھر بادشاہت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔بادشاہت کے بعد جمہوریت کا عہد آتا ہے۔جمہوریت کے پردے میں چند خاندان طاقت ور بن کر اقتدار پر قابض ہو جاتے ہیں، سازشیں رچاتے ہیں اور ملک و قوم کی دولت پر قابض ہو جاتے ہیں۔ عوام کی حالت وہی رہتی ہے جو بادشاہت کے عہد میں تھی۔عوام کو نجات دلانے کے بہانے کوئی ڈکٹیٹر اقتدار

Labbaik Research Centre

میں آجاتاہے۔اس کے مر جانے یا اس کے معزول ہو جانے کے بعد اس تہذیب میں ایک مرتبہ پھر بربریت اور خلفشار پیدا ہو جاتا ہے اور یوں ہی یہ چکر چلتا رہتا ہے۔

جن فلسفیوں اور مؤرخین نے اس نظریہ کو پیش کیا ہے وہ سب یہی کہتے ہیں کہ جس طرح انسان پیدا ہوتا ہے، بچپن گزارتا ہے، جوانی کو پہنچتا ہے، کہولت سے گزرتا ہے، پھر بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔اسی طرح ہر تہذیب پہلے پیدا ہوتی ہے، پھر پھلتی اور پھولتی ہے اور اس کے بعد اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

یہ تھی دولابی نظریہ تاریخ کی وضاحت۔۔۔اب جس نے بھی اس موضوع پر مقالہ لکھنا ہے وہ مندرجہ ذیل کام کرے گا:

- وہ سب سے پہلے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ وہ کون کون سا مؤرخ ہے جس نے اس نظریے کو پیش کیا ہے اور اس کی تائید میں واقعاتی دلائل دیے ہیں۔
- اس کے بعد یہ بھی معلوم کرے گا کہ وہ کون کون سا فلسفی ہے جس نے اس نظریے کی تائید کی ہے اور اس کی توثیق کے لیے فلسفیانہ دلائل پیش کیے ہیں۔
- اس کے بعد محقق یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ کن مؤرخین نے اس نظریہ کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور ان کے کون کون سے دلائل ہیں۔
- اسی طرح وہ یہ بھی معلوم کرے گا کہ کن فلسفیوں نے دولابی نظریہ تاریخ کو مسترد کیا ہے اور اس ضمن میں کون کون سے دلائل پیش کیے ہیں۔
- آخر میں محقق یہ بتائے گا کہ اسلام کا نظریہ تاریخ کیا ہے؟ مسلمان مؤرخین نے تاریخ نویسی میں جن مناہج کی پیروی کی ہے ان مناہج کی روسے دولابی نظریہ تاریخ کس حد تک موافق معلوم ہوتا ہے۔
- محقق یہ بھی بتائے گا کہ دولابی نظریہ تاریخ کے انسانی سوچ اور عمل پر کون کون سے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور یہ اثرات اسلام کی روسے مثبت تصور کیے جائیں گے یا منفی تسلیم کیے جائیں گے۔
- اگر مثبت سمجھے جائیں گے تو اس نظریہ کو بنیاد بنا کر امت مسلمہ کی فکری تربیت کس طرح کی جاسکتی ہے؟
- اگر منفی ہوں گے تو امت کو اس نظریہ کے اثرات سے کس طرح محفوظ رکھا جاسکتا ہے؟
- اس مقالہ میں اسلامی تاریخ کے تناظر میں یہ جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گی کہ کیا واقعی دولابی نظریہ تاریخ مسلمانوں کے عروج وزوال پر کلی یا جزوی طور پر منطبق ہو سکتا ہے یا اسلامی تاریخ اس کو مسترد کرتی ہے؟

اس ضمن میں مقالہ کا خاکہ کس طرح تیار کرنا ہے؟اس کے سابقہ تحقیقی کام کو کس طرح تلاش کرنا ہے؟اس کی ابواب بندی کس ترتیب کے ساتھ تیار کرنی ہے؟اس کی منظوری کے بعد مقالہ کو لکھنے کے لیے کون کون سے مصادر استعمال کرنے ہیں؟ کون کون سے مؤرخ اور فلسفی کو پڑھنا ہے۔اس بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کرنے کے لیے **لبیک ریسرچ سنٹر** سے رابطہ کیجیے۔

Labbaik Research Centre